درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط وترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ما جاء فی المنیحۃ

اونٹ' بکری وغیرہ کے عطیہ دینے کا بیان

حدثنا ابوبکر ثنا ابراهیم بن یوسف ابن أبی إسحاق عن أبیه عن أبی إسحاق عن طلحة بن مصرف قال: سمعت عبدالرحمان بن عوسجة یقول: سمعت البراء بن عاذب یقول: سمعت النبی ﷺ یقول "من منح منیحة لبن أو ورق أو هدی زقاقاً' کان له مثل رقبة" ...... هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث أبی اسحاق عن طلحة بن مصرف **لانعرفه إلامن هذا** الوجه ... وقد روی منصور بن المعتمر وشعبة عن طلحة بن مصرف هذاالحدیث..... وفی الباب عن النعمان بن بشیر۔ ومعنی قوله من منح منیحة ورق " انما یعنی به قرض الدارهم۔ وقوله: أوهدی زقاقاً قال انما یعنی به هدایة الطریق وهو ارشاد السبیل۔

ترجمہ: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن عوسجہ سے سن لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عاذبؓ سے سن لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سن لیا ہے کہ:" جس نے (کسی کو) دودھ (حاصل کرنے) کا' یا چاندی (روپے) کا عطیہ دے دیا' یا کسی گم کردہ راہ کو راستہ دکھا دیا تو یہ اس کے لئے (ثواب کے اعتبار سے) غلام آزاد کرانے کے برابر ہو جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابواسحاق عن طلحہ بن مصرف کی روایت سے' ہم اسے اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے نہیں جانتے ہیں۔۔۔ اور منصور بن المعتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے یہ حدیث روایت کی

ہے۔۔اور اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہوئی ہے۔اور ارشاد گرامی "من منح منیحة ورق" کا معنی یہ ہے کہ اس سے دراہم کا قرض حسنہ دینا مراد ہے۔اور یہ ارشاد گرامی "او ھدی زقاقا" کہتے ہیں کہ اس سے مراد کسی بھٹکے ہوئے (مسافر) کو راستہ دکھانا ہے' یا کسی (اندھے کو) منزل مقصود تک لے جانا ہے۔

منیحہ کیا چیز ہے؟　گزشتہ ابواب میں بر اور صلۃ کے مختلف طریقے ذکر ہوئے۔ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور خوش اخلاقی سے پیش آنا' نوکر اور خادموں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی' اولاد کی اچھی تربیت اور اپنے محسن کی شکرگزاری وغیرہ مختلف حصے بیان ہوئے اب ایک خاص صورت احسان کا جسے منیحہ کہا جاتا ہے اس کا ذکر ہے۔ باب فتح یفتح اور ضرب یضرب دونوں سے آتا ہے بمعنی "أعطی" اور "منحیة" بروزن عظیمۃ اصل میں عطیہ کو کہا جاتا ہے۔ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ منیحہ عرب کے نزدیک دو طریق پر ہوتا ہے۔ایک یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو کوئی چیز اُس طرح دیتا ہے کہ وہ چیز پھر اس سے واپس نہیں لیتا ہے۔اور دوسرا یہ ہے کہ کسی کو اونٹ' یا بکری وغیرہ کچھ مدت کے لئے دے دے تاکہ وہ اس کے دودھ اور اون وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اور پھر اسے مالک کو واپس کردے۔ اور یہاں یہ دوسرا معنی مراد ہے۔اور منیحہ جب مطلق ذکر ہوتا ہے تو متبادر معنی یہ ہوتا ہے کہ: اونٹ بکری' بھیڑ یا گائے کسی کو کچھ مدت کے لئے اس کے دودھ' اون اور گوبر وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے دے دے اور عین چیز اصل مالک کی ہوگی جو کہ اس کو واپس دی جاوے گی۔

منیحة لبن او ورق: عطیہ دودھ کا یا چاندی کا (یعنی روپے کا)۔دودھ کا عطیہ سے یہی مراد ہے کہ عارضی طور پر منافع حاصل کرنے کے لئے دودھ کا جانور کسی کو دے دے اور چاندی کا عطیہ اس سے مراد قرض حسنہ ہے' یعنی کسی کو بلاسود قرض دے دے تو یہ بھی گویا اصل رقم آپ کو واپس ملے گی اور کچھ عرصہ کے لئے وہ اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔

او ھدی زقاقا　ھدیٰ ہدایت سے ہے' اور زقاق بروزن غراب راستہ کو کہا جاتا ہے۔یعنی یا کسی کو راستہ دکھایا' کسی مسافر یا اندھے بوڑھے وغیرہ کو راستہ دکھانا بڑی نیکی ہے۔

مذکورہ بالا تینوں قسم کی نیکیوں کے لئے اس حدیث میں یہ اجر و ثواب مذکور ہے کان له مثل رقبه :یعنی دودھ کا عطیہ کسی نے کسی کو دے دیا یا روپے کا عطیہ یعنی قرض حسنہ پیسے دے دیئے یا کسی کو راستہ دکھایا تو اس کے لئے غلام آزاد کرانے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

درخت کھجور کا عطیہ دینا

او ھدی زقاقا الخ زقاق جس طرح راستہ کو کہا جاتا ہے اسی طرح زقاق قطار میں لگی ہوئی کھجور کے چند درختوں کو بھی کہا جاتا ہے۔اگر یہ مراد لیا جاوے تو اس اعتبار سے پھر جملہ "ھدّی زقاقا" ہوگا۔یعنی ھدیٰ میں دال کو تشدید کیساتھ باب تفعیل سے ہوگا جس کا معنی ہے تحفہ اور ھدیہ دینا۔اس لحاظ سے اس جملہ کا معنی یہ ہوگا کہ یا

کھجور کے کچھ درخت کو ھدیہ کے طور پر دے دے تو یہ عمل بھی غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے اور حضرت نعمان بن بشیر کی روایت میں جسکی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے ھدٰی کی بجائے لفظ او اھدی زقاقا آیا ہے جو کہ مذکورہ بالا معنی میں بالکل صریح ہے اس اعتبار مذکورہ حدیث میں تینوں چیزیں عطیہ اور ھدیہ کے جنس سے ہونگی یعنی دودھ اون اور گوبر وغیرہ حاصل کرنے کیلئے کسی کو اونٹ' بھیڑ' بکری گائے وغیرہ کچھ مدت کیلئے دیدینا' یا دراہم (روپے) کسی کو بطور قرض دینا' یا کھجور کے چند درخت بطور عطیہ اور ھدیہ کے دینا' ان میں سے ہر ایک عمل' غلام آزاد کرانے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ کھجور بھی لازمی نہیں دوسرے پھل مثلاً' سیب' مالٹا' کیلا' انار وغیرہ دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

اسلام غلامی کے تصور کی حوصلہ شکنی کرتا ہے: یورپین اقوام دین اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کررہی ہیں کہ اسلام میں غلامی کا تصور موجود ہے۔ یہ خود اپنے آپ حقوق انسانی کا علمبردار بن بیٹھنے والے اور اپنے آپ کو مہذب کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ اپنے زیردست اقوام کے ساتھ انسانیت کی حدود سے نکل کر چوپائیوں کا سا سلوک روا رکھتے ہیں' کسی قسم کے جواز کے بغیر ان کا کشت وخون کرنا ان کی شوکت وعزت کو تاراج کرنا' اور طاقت کے استعمال سے ان کے سیاہ وسفید پر قابض بن کر ان کو اپنے ماتحت غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا ان ظالموں کا شیوہ بن چکا ہے۔ اس کے برعکس دین اسلام میں غلاموں کے برادرانہ سلوک کرنے اور ان کے ساتھ احسان وہمدردی کے لئے زرین تعلیمات دی گئی ہیں' علاوہ ازیں غلاموں کو آزادی دینے کے لئے بہت سارے راستے کھلے رکھے ہیں' کفارہ قتل' کفارہ صوم' کفارہ ظہار اور کفارہ یمین میں غلام آزاد کرانے کو سرفہرست رکھا گیا ہے' غلام کو مکاتب بنانا' اور مدبر و ام الولد کا مالک کے موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جانا بھی اس قبیل سے ہیں۔ علاوہ ازیں ویسے بھی غلاموں کو آزاد کرنا دین اسلام میں بہترین نیکی اور افضل القربات قرار دیا گیا ہے۔ حدیث باب میں بھی چند دوسرے نیک اعمال کیلئے ثواب کے اعتبار سے غلام آزاد کرنے کو مشبہ بہ قرار دیا گیا ہے' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دین اسلام کسی کو غلام بنانے کا حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

باب ما جاء فی إماطة الاذی عن الطریق

راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا بیان

حدثنا قتیبة عن مالک بن انس عن سمعی عن أبی صالح عن ابی هریرة عن النبی ﷺ: قال بینما رجل لیمشی فی الطریق اذوجد لغصن شوک فاخره فشکر الله له فغفرله .... وفی الباب عن ابی برزه وابن عباس وأبی ذر .... هذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر گزر رہا تھا' اسی اثنا میں اس نے ایک کانٹے دار شاخ (راستے میں پڑی ہوئی) پائی تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل کی (اس حد تک) قدردانی کر کے بڑھا چڑھا کر دیا کہ اس کی مغفرت فرمائی۔.......... اس باب میں حضرت ابوھریرہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ سے بھی روایات ہوئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

گزشتہ ابواب میں ضمناً راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت ذکر ہوئی ہے کہ اس سے مقبول صدقے کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عام طور پر لوگ اس قسم کی نیکیوں کو چھوٹی اور معمولی سمجھ کر ان سے غفلت برتتے ہیں اس وجہ سے امام ترمذیؒ نے اس کے لئے مستقل باب باندھ کر حضور ﷺ کا ایک اور ارشاد نقل فرمایا جس میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کی راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹانے ہی کی وجہ سے مغفرت فرمائی۔ پس اس کو چھوٹا عمل سمجھنا نہیں چاہیے' ہوسکتا ہے کہ اسی کو اللہ تعالیٰ ذریعہ مغفرت بنادے۔ کہ مغفرت را بہانہ مے طلبد بہا' نہ مے طلبد...... جناب رسول اللہ ﷺ نے اجتماعی بھلائیوں کی اہمیت کو خوب واضح فرمایا ہے' چنانچہ راستے سے کانٹا پتھر وغیرہ ہٹانے سے عام انسانوں کو راحت وسہولت ہو جاتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس بندہ کی مغفرت فرماتا ہے۔ اس طرح عام مخلوق کو ضرر پہنچانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے' انسانوں کو ایذاء اور تکلیف دینا خواہ جسمانی ہو یا روحانی حرام ہے اس وجہ سے راستے میں کانٹے اور پتھر وغیرہ چیزیں پھینکنا جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو' ناجائز ہے۔ اور جبکہ رسول اللہ ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا حکم فرمایا ہے اور اس عمل کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے تو ظاہر ہے کہ موذی چیزوں کا راستے میں ڈالنا مقتضاء ایمان کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس سے اجتناب لازم ہے۔

فشكر الله له:

اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی قدردانی کرتا ہے' ظاہر لفظ کے اعتبار سے شکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی ہے' یعنی اللہ تعالیٰ اس کا شکر کرتا ہے' تو کتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ اپنے بندے کی شکر گزاری کرے۔

''الشکور'' کا معنیٰ:

علامہ جزری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک نام ''شکور'' بھی ہے اور اس کا معنیٰ ہے

الذی یزکو عنده القلیل من اعمال العباد فیضاعف لهم الجزاء فشکره لعباده مغفرته لهم : یعنی وہ ذات جو اپنے بندوں کے اعمال میں سے تھوڑے عمل کو اپنے ساتھ بڑھا دیتی ہے اور پھر ان کو کئی گنا زیادہ اجر وثواب عطا فرماتا ہے پس اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا ہے۔